تعارف و تبصرۂ کتب (۱)

نام کتاب: الملل والنحل　　مؤلف: امام ابوالفتح محمد بن عبدالکریم بن ابی بکر احمد شہرستانی
مترجم: پروفیسر علی محسن صدیقی　　صفحات: ۴۷۷　　قیمت: ۲۸۰ روپے
ناشر: قرطاس، پوسٹ بکس ۸۴۵۳ کراچی یونیورسٹی کراچی ۷۵۲۷۰　　مبصر: ڈاکٹر محمد شکیل صدیقی *

کتاب الملل والنحل کے مصنف امام شہرستانی، شہرستانِ خراسان (۱) کے شہر میں ۴۷۹ھ میں ایک علمی خانوادے میں پیدا ہوئے، ان کا نام محمد، کنیت ابوالفتح تھی، والد کا نام ابوالقاسم عبدالکریم اور دادا کا نام ابوبکر احمد تھا، امام شہرستانی کے خاندان کا خوارزم وخراسان کے روادار لوگوں میں شمار ہوتا تھا۔ امام شہرستانی نے اپنا بچپن اور نوجوانی اپنے وطن شہرستان میں گزاری اور ان کی علمی تحصیل کا آغاز یہیں سے ہوا۔ امام شہرستانی نے اپنے وطن میں تحصیل علم سے فارغ ہونے کے بعد مدرسہ نیشا پور سے عربی زبان وادب، فقہ واصول فقہ، تفسیر وحدیث اور فلسفہ وعلم کلام کی تحصیل کی۔ خصوصاً نیشا پور کے عظیم کتب خانے سے جو نزدیک و دور مشہور تھا استفادہ کیا۔ حصول علم کے بعد امام شہرستانی خوارزم آئے جو سلاطینِ خوارزم شاہیہ کا دارالسلطنت اور نہایت اہمیت کا حامل تھا۔ اس عہد میں اظہارِ فضیلت اور حصولِ شہرت کا سب سے بڑا ذریعہ مجلس وعظ میں دادِ خطابت دینا اور مختلف مسالک کے علماء سے مناظرہ کرنا تھا، امام شہرستانی نے ان دونوں میں بڑی مہارت پیدا کی۔ ۵۱۰ھ میں انہوں نے علمی سفر کا آغاز کیا جو ان کی شہرت کو عراق وحجاز تک لے گیا۔ انہوں نے اسی زمانے میں حجاز مقدس کا سفر کیا، فریضۂ حج ادا کیا اور دنیائے اسلام کے نمایاں فضلاء سے علمی شناسائی حاصل کی۔ اس سفر کے آخر میں وہ بغداد آئے۔ ''نظامیہ بغداد'' میں ان کا قیام تین سال تک رہا اور غیر معمولی مقبولیت حاصل کی، مگر حاسدوں کے حسد سے مجبور ہو کر اپنے وطن شہرستان پہنچے اور بقیہ عمر اپنے وطن میں رہ کر تصنیف وتالیف میں گزاری۔ امام شہرستانی کا ۵۴۸ھ بمطابق ۱۱۵۳ء میں ستر سال کی عمر میں شہرستان میں انتقال ہوا اور یہیں پیوندِ خاک ہوئے۔

امام محمد بن عبدالکریم شہرستانی کثیر التعداد تصانیف بزرگ تھے۔ انہوں نے عقائد، کلام اور اصول وتاویل کے موضاعات پر متعدد کتابیں لکھیں، امام شہرستانی کی ایک درجن کے قریب کتابیں ایسی ہیں جن کا ذکر تو مختلف تذکروں میں ملتا ہے لیکن ان کا وجود نہیں ہے، البتہ امام شہرستانی کی کچھ کتابیں ایسی بھی ہیں جو دستیاب تو ہیں، مگر شائع نہیں ہوسکیں ان کے قلمی نسخے ایران، روس اور یورپ کے کتب خانوں میں موجود ہیں۔ امام شہرستانی کی شائع شدہ کتابوں میں ''نہایۃ الاقدام فی علم الکلام'' آکسفورڈ سے شائع ہو چکی ہے،''(۲) کتاب الاسرار ومصابیح الابرار'' قرآن کی تفسیر

* ڈاکٹر، اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اسلامی تاریخ، جامعہ کراچی　　برقی پتا: humera07@live.com
تاریخِ موصولہ: یکم جولائی ۲۰۱۲ء

ہے، مگر شہرستانی کی عمر نے وفا نہ کی جس کے باعث یہ تفسیر مکمل نہ ہوسکی۔

امام شہرستانی کی جس کتاب نے انہیں شہرۂ عام اور بقائے دوام نصیب کیا وہ ''کتاب الملل والنحل'' ہے جسے علمی دنیا میں نہایت اہم اور نمایاں مقام حاصل ہے،(۳) کتاب الملل والنحل کو ہر دور کے علماء وفضلاء نے تحسین وتوثیق کی نظروں سے دیکھا ہے۔آج بھی یہ کتاب اسلامی عقائد وافکار کی تفہیم اور تعلیم کے ایک بنیادی مآخذ کی حیثیت رکھتی ہے، اس کتاب کا یورپی زبانوں کے علاوہ فارسی اور ترکی زبان میں بھی ترجمہ ہو چکا ہے۔

اردو زبان میں کتاب الملل والنحل کا پہلی بار ترجمہ برصغیر پاک و ہند کے معروف اسکالر اور مؤرخ اور شعبہ اسلامی تاریخ جامعہ کراچی کے استاد پروفیسر علی محسن صدیقی نے کیا ہے۔

کتاب الملل والنحل کے ترجمہ کے آغاز میں ''مقدمہ مترجم'' کے عنوان سے فاضل مترجم نے بیس صفحات پر مشتمل ایک جامع ،مبسوط اور عالمانہ مقدمہ تحریر کیا ہے(۴) جس میں کتاب الملل کا اجمالی جائزہ، امام شہرستانی کے حالاتِ زندگی، شہرستانی کی تصانیف وتالیف اور کتاب الملل والنحل کا تفصیلی تعارف اور منہج ،ترجمۂ اردو کی تفصیلات بیان کی ہیں۔

فاضل مترجم نے کتاب الملل والنحل سے اپنے تعلق کے بارے میں لکھا ہے کہ ''راقم الحروف نے اپنی طالب علمی کے زمانے میں ''فاضل اسلامیات'' کے نصاب کی تکمیل کے دوران اس کتاب کی سبقاً سبقاً قرأت کی اُس وقت سے آج تک پچاس (۵۰) سال سے زیادہ ہوا یہ اس کے مطالعے میں رہی ہے، بعد کے زمانوں میں یہ شوق بڑھتا ہی گیا۔ اسلامی فرقوں کے نشو وارتقا کی تاریخ اور ادیان ومِلل کے حالات سے اس کو دلچسپی بھی اسی کتاب کی بدولت ہوئی۔

پروفیسر علی محسن صدیقی اسلامی عقائد وافکار کے موضوع پر وسیع المطالعہ ہی نہیں بلکہ تخصص ومہارت کے اعلیٰ مقام پر فائز ہیں اور راقم کے علم میں کوئی دوسرا اس پایہ کا ماہر نہیں ہے۔ پروفیسر علی محسن صدیقی نے اس موضوع کی کتابوں میں امام ابو منصور عبد القاہر بغدادی کی مشہور کتاب ''الفرق بین الفرق''، امام فخر الدین رازی کی کتاب ''عقائد مسلمین ومشرکین'' اور صاحبِ دیوان عطاء ملک جوینی کی کتاب ''تاریخ جہاں گشائی'' کا بھی ترجمہ کیا ہے۔اردو زبان میں کتاب الملل والنحل جیسی بلند پایہ کتاب کے ترجمے کے لیے محض عربی زبان کا جاننا ہی کافی نہیں بلکہ جب تک اس موضوع پر مکمل مہارت نہ ہو اس کا ترجمہ آسان نہیں ہے اور شاید یہی وجہ ہے کہ آج تک کوئی اس کتاب کے اردو ترجمے کی ہمت نہ کرسکا۔کتاب الملل والنحل کا اردو ترجمہ بلا شبہ مصنف کی طویل علمی ریاضت کا نتیجہ ہے۔اس کتاب کے ترجمے کی بابت فاضل مترجم لکھتے ہیں کہ ''الملل والنحل ایک مستند علمی کتاب ہے، اس کے اردو ترجمے میں حد درجہ احتیاط سے کام لیا گیا ہے اور اس کے اعلیٰ علمی پایہ کو برقرار رکھنے کی کوشش کی گئی ہے، عقائد کی تفہیم کی غرض سے ترجمہ کرتے وقت بین القوسین ضروری ، اضافے کیے گئے ہیں، اصطلاحاتِ علمی کو قائم رکھا گیا ہے البتہ جہاں ضروری سمجھا گیا ہے وہاں ان کی بین القوسین وضاحت کردی گئی ہے۔ترجمان کی زبان میں، کتاب کی علمیت کی وجہ سے کسی

قدر مشکل اسلوب اپنایا گیا ہے۔مصنف کی علمی جلالتِ شان کے پیشِ نظر اوران کی غیر جانبداری کے سبب مترجم کی یہ کوشش رہی ہے کہ کتاب اپنے ترجمے میں اس عظمت سے محروم نہ رہے۔فال مترجم نے مقدمہ میں الملل والنحل کا تعارف کراتے ہوئے بیان کیا ہے کہ

''کتاب الملل والنحل کے آغاز میں امام شہرستانی نے پانچ ''مقدمات'' قائم کیے ہیں جو مذاہب ومسالک کے قیام، اسباب کی نشاندہی کرتے اور کتاب کی نہج وترتیب کی تفہیم وتوجیہ کرتے ہیں، یہ مقدماتِ خمسہ یہ ہیں:

۱) پہلا مقدمہ: اقسام اہلِ علم

۲) دوسرا مقدمہ: ایسے قانون کا تعین جس پر اسلامی فرقوں کی تعدید ممکن ہو۔

۳) تیسرا مقدمہ: مخلوقات میں سب سے پہلے کون سا شبہ پیدا ہوا اور اس سے اختلاف واعتراض کی روایت چل نکلی۔

۴) چوتھا مقدمہ: ملت اسلامی میں اوّلین شبہات واختلافات کا بیان اور ان سے فرقوں کے انشعاب کا ذکر۔

۵) پانچواں مقدمہ: کتاب الملل والنحل کی ترتیب کو حساب کے قاعدے پر قائم کرنے کا ذکر اور عمل کی توجیہ۔

اس کے بعد ''مذاہب اہلِ عالم'' کے عنوان کے تحت ارباب دیانات ملل ونحل اور اہل الاہواء کا بیان ہے۔اس میں اہل اسلام، اہلِ کتاب اور اہلِ شبہ کتاب کا مجملاً ذکر کیا گیا ہے۔اسی طور سے ''مقدمات خمسہ'' اور ''مذاہب اہلِ عالم'' کا یہ تذکرہ کتاب کے مشتملات کا اجمالی بیان ہے، اس کے بعد باب اول میں مسلمان فرقوں کا، باب دوم میں اہلِ کتاب کے فرقوں کا، باب سوم میں شبہ کتاب کے فرقوں کا تفصیلی ذکر مختلف حصوں میں کیا گیا ہے۔

باب اوّل کا تعلق مسلمانوں کے فرقوں سے، آغاز باب میں ایمان، اسلام اور احسان کے مفہوم کی وضاحت کی گئی ہے۔بعدازاں ان اختلافات کا ذکر ہے جو عقائد توحید، عدل وعدہ وعید اور سمع وعقل میں مسلمان فرقوں کے مابین ہیں۔ان اصولوں کے بیان کے بعد ان مسلمان فرقوں کا ذکر آیا ہے جو ان اصولوں میں باہم دگر مختلف الخیال ہیں۔ایسے فرقے معتزلہ، جبریہ، صفاتیہ، خوارج، مرجئیہ اور شیعہ ہیں۔ان چھ فرقوں کے لیے علیحدہ علیحدہ فصل مختص کی گئی ہے ،فصل اوّل میں فرقہ معتزلہ کا بیان ہے، فصل دوم میں فرقہ جبریہ کا ذکر ہے، فصل سوم میں فرقہ الصفاتیہ کے عقائد کی نشاندہی کی گئی ہے، فصل چہارم فرقہ ہائے خوارج کے متعلق ہے، فصل پنجم میں فرقہ مرجۂ کا بیان ہے اور فصل ششم میں شیعہ کا ذکر ہے اور شیعوں کے پانچ اہم فرقوں یعنی کیسانیہ، زیدیہ، امامیہ، الغالیہ اور اسماعیلیہ کے بیان کے بعد ان فرقوں کے ذیلی گروہوں کا ذکر ہے۔آخر میں اس فرقے کے نمایاں افراد کی اسم شماری کی گئی ہے۔فصل ہفتم میں اہلِ الفروع یعنی اہلسنت والجماعت کا بیان ہے۔اس فصل میں اجتہاد وتقلید، مقلد ومجتہد، ان کے حدود اور مجتہدین کے احکام کا ذکر ہے۔اہل الفروع کے دو مشہور گروہوں یعنی اصحاب الحدیث اور اصحاب الرائے کے نام بھی گنوائے ہیں۔

کتاب کے باب دوم میں اہل الکتاب کے عقائد، تخریب وفرقہ بندیوں کا ذکر ہے۔اہلِ کتاب کے دو گروہوں

یہود و نصاریٰ کے بارے میں اس باب میں دو فصلیں ہیں، فصل اوّل میں یہود کا ذکر ہے۔شہرستانی نے یہود کے پانچ فرقوں کا ذکر کیا ہے دوسری فصل میں نصاریٰ کے عقائد کا ذکر ہے۔مصنف نے ان کے تین فرقوں کا ذکر کیا ہے۔

کتاب الملل والنحل کے تیسرے باب میں ان مذاہب کا ذکر ہے جن کے پاس الہامی کتاب موجود نہیں ہے، مصنف کے خیال میں ان مذاہب کے انبیاء پر جو الہامی کتابیں نازل کی گئی تھیں انہیں اٹھالیا گیا ہے اور اب دنیا میں ان کا وجود نہیں ہے، یوں ان کی حیثیت اہلِ کتاب سے کم تر ہے۔ان سے ذمیوں جیسا سلوک کیا جائے گا مگر ان کی عورتوں سے نکاح کی اجازت نہیں ہے اور نہ ان کا ذبیحہ حلال و جائز ہے جبکہ اہلِ کتاب کی عورتوں سے نکاح اور ان کے ذبائح کو کھانا مباح و جائز ہے۔ شبہ اہلِ کتاب کو دو فصلوں میں بیان کیا گیا ہے۔فصل اوّل میں مجوس کا ذکر ہے دوسری فصل میں فرقہ الثنویہ کا ذکر ہے۔(۵)

فاضل مترجم نے کتاب الملل والنحل کے تعارف میں شہرستانی کی کتاب پر ناقدین کی آراء کو بھی اختصار کے ساتھ بیان کیا ہے جیسے انہوں نے تاج الدین عبدالوہاب شبلی کی یہ رائے نقل کی ہے کہ الملل والنحل مختصر ہونے کے باوجود اپنے موضوع پر بہترین کتاب ہے اور امام فخر الدین رازی کی یہ رائے بھی درج کی ہے کہ شہرستانی کی کتاب ''الملل والنحل'' چنداں وقیع نہیں ہے۔ فاضل مترجم نے ان آراء پر جرح وتنقید بھی کی ہے اور انہوں نے امام رازی کی رائے سے اختلافات کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ''امام رازی کی کتاب ''عقائد مسلمین ومشرکین'' (جس کا ترجمہ معہ ضروری حواشی فاضل مترجم نے ۱۹۷۵ء میں شائع کیا) کے بیشتر بیانات کی توضیح وتشریح امام شہرستانی کی کتاب الملل والنحل کے مشتملات سے کی گئی ہے اور امام رازی کی کتاب کی، شہرستانی کی کتاب کے مقابلے میں کوئی حیثیت نہیں ہے۔

کتاب الملل والنحل کا اردو ترجمہ اساتذہ اور طلبہ ہی کے لیے نہیں بلکہ عام قاری، جنہیں اسلامی عقائد کے مطالعے کا شوق اور دلچسپی ہے انتہائی مفید کتاب ہے۔اس عظیم علمی خدمت کے لیے پروفیسر علی محسن صدیقی، اہل علم کے سپاس وتشکر کے مستحق ہیں۔

ادارہ ''قرطاس'' جس نے پروفیسر علی محسن صدیقی کی متعدد کتابیں شائع کی ہیں وہ بھی بجا طور پر دادِ تحسین کا مستحق ہے اور امید کی جاتی ہے کہ یہ ادارہ اہلِ علم کی نگارشات سے طالبانِ علم کی تسکین کا سامان فراہم کرتا رہے گا۔

''قرطاس'' سے یہ بھی امید ہے کہ وہ امام ابو منصور عبدالقاہر بغدادی کی کتاب ''الفرق بین الفرق'' کی بھی جلد از جلد اشاعت کا اہتمام کرے گا جس کا ترجمہ پروفیسر علی محسن صدیقی نے مکمل کر لیا ہے۔

کتاب کی طباعت اور قیمت مناسب ہے تاہم طلباء کی قوتِ خرید کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے اس کے سستے ایڈیشن کی اشاعت کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔

مراجع وحواشی

(۱) ''شہرستان'' کے نام سے ایران کے تین شہر معروف ہیں ان میں ایک شہرستان فارس، دوسرا شہرستان اصفہان اور تیسرا شہرستان خراسان کہلاتا ہے اسی تیسرے شہر سے امام شہرستانیکا تعلق تھا،صدیقی ،علی محسن ،مقدمات تاریخی ،کتاب الملل والنحل اور اس کے فاضل مصنف امام محمد بن عبدالکریم شہرستانی ،قرطاس ،۲۰۰۹،ص ۱۰۷۔۱۰۸ (۲) صدیقی ،علی محسن ص ۱۱۴

(۳) مذکورہ کتاب امام مجد الدین ابوالقاسم علی موسوی کی فرمائش پر ۵۲۱ھ بمطابق ۱۱۲۷ء میں تصنیف کی ،صدیقی ،علی محسن ،ص ۱۱۸

(۴) پروفیسر علی محسن صدیقی نے اپنی کتابوں کے جو مقدمات تحریر کیے ہیں ان کا ایک مجموعہ (سات مقدمات پر مشتمل) ''مقدمات تاریخی'' کے نام سے ''قرطاس'' نے جون ۲۰۰۹ء میں شائع کیا اس مجموعہ میں کتاب الملل والنحل اور اس کے فاضل مصنف امام محمد بن عبدالکریم شہرستانی پر بھی ایک مقدمہ شامل ہے۔ (۵) تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو مقدمات تاریخی ص ۱۱۹ تا ۱۲۶

تعارف و تبصرۂ کتب (۲)

نام کتاب: شخصیات (وادئ مہران کی علمی ودعوتی شخصیات)
مؤلف: مولانا امیر الدین مہر
ناشر: سندھ اسلامک پبلی کیشنز۔ حیدر آباد اشاعت: جنوری ۲۰۱۲ء
صفحات: ۴۳۰ ۔ قیمت: ۳۰۰ روپے مبصر: پروفیسر ڈاکٹر محمد اسحاق*

پروفیسر مولانا مہر نے اس کتاب میں اُن شخصیات کا تذکرہ کیا ہے جو قیام پاکستان سے قبل اور اس کے بعد سید ابوالاعلیٰ مودودی مرحوم کی اقامتِ دین کی دعوت سے متاثر ہو کر جماعت اسلامی کے رکن بنے اور سندھ کے مختلف مقامات پر اس کی دعوت پہنچانے اور جماعت کے کام کو منظّم کرنے کے لیے جدوجہد کرتے رہے۔ مِنهم مَّنْ قَضٰى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنتَظِرُ (اُن میں کچھ اپنی مراد پا گئے اور کچھ منتظر ہیں)

یہ کتاب جماعت اسلامی سندھ کی ابتدائی تاریخ بھی ہے اور موجودہ ارکان و ذمہ داران کے لیے تربیت وتزکیہ اور تعلیم وتبلیغ کے لیے رہنمائی کا عملی نمونہ ہے۔

مولانا مہر نے اپنی زندگی کے کم وبیش پچاس سال جماعت اسلامی کے ساتھ گزارے ہیں۔ منصورہ سندھ میں معلم و متعلم دونوں حیثیتوں میں طویل عرصہ رہے، اس لیے اس تاریخ کے مولانا چشم دید گواہ بھی ہیں، صرف مؤرخ ومؤلف نہیں ہیں۔ اس وقت مولانا غزالی اکیڈمی میر پور خاص کے ڈائریکٹر کے طور پر تصنیف وتالیف کے کاموں میں مشغول ہیں، دینِ اسلام کا دعوتی، تعلیمی اور تبلیغی کام کرنے والوں کے لیے تزکیہ نفوس اور سیرت سازی کے لیے یہ بیش بہا تحفہ ہے۔

اس قسم کی کتاب کی ترتیب وتالیف بہت مشکل کام ہے، مولانا نے اس پر دس سال محنت کی ہے۔ اس کتاب میں

* مدیر، معارف مجلۂ تحقیق، کراچی برقی پتا: profdrishaq@gmail.com

تاریخِ موصولہ: ۱۵/مارچ ۲۰۱۲ء

۵۰ کے قریب شخصیات کی سوانح اور اُن کی داعیانہ خدمات کو مرتب کیا گیا ہے۔

جماعت اسلامی سندھ کی شخصیات کے بارے میں کچھ کتب اور کئی مضامین شائع ہوئے ہیں، اگر مولانا مہر، غزالی اکیڈمی اور سندھ اسلامک پبلی کیشنز کے تعاون سے ان تمام تحریروں کو یکجا کر کے خود نظر ثانی فرما کر اور کچھ متعلقہ اہل علم وقلم سے مشاورت کر کے سیرت وسوانح نگاری کے جدید فنی اور علمی تقاضوں کو پیش نظر رکھ کر شائع کرنے کا منصوبہ بنالیں تو بہت بڑی دعوتی اور علمی خدمت ہوگی۔ جس میں جماعت اسلامی کے نامور ذمہ داران اور گمنام کارکنان کا تذکرہ ہو۔ جنہیں نہ کسی منصب کی طلب تھی نہ نام ونمود کا خیال تھا، وہ تو بس اللہ کے دین کے سپاہی تھے۔ اس سلسلے میں پروفیسر ڈاکٹر احسان الحق منصوری سابق صدر شعبہ عربی، پروفیسر ڈاکٹر شبیر احمد منصوری ڈائریکٹر سید مودودی انسٹی ٹیوٹ لاہور، پروفیسر ڈاکٹر ثناء اللہ (بھٹو) منصوری سابق صدر شعبہ اسلامیات سندھ یونیورسٹی اور ان کے تلامذہ و احباب کا تعاون مفید ہوگا۔

شخصیات کے سلسلے میں محترم حافظ محمد ادریس صاحب کی چار کتب چھپ چکی ہیں۔ مسافرانِ راہِ وفا (۱۹۹۳ء)۔ چانداور تارے (۱۹۹۴ء)۔ عزیمت کے راہی جلد اول (۲۰۰۸ء) اور عزیمت کے راہی جلد دوم (۲۰۱۰ء)۔ اِن کے علاوہ ڈاکٹر عبدالغنی فاروق کی کاروان عزیمت، ماہر القادریؒ سیاسی وادبی خدمات، چوہدری احمد علیؒ خان، جناب محمد موسیٰ بھٹو صاحب کی مولانا جان محمد عباسیؒ، مولانا جان محمد بھٹوؒ، اور ڈاکٹر شہزادو چنہ (دعوۃ اکیڈمی کراچی) کا پی ایچ ڈی کا مقالہ پروفیسر سید محمد سلیمؒ کے علاوہ بھی بہت کچھ لکھا گیا ہے۔

دراصل عمل کی یہی جگمگاتی قندیلیں تاریک راہوں میں ہمیشہ مسافروں کو منزل کے نشانات دکھا کر مہمیز کا کام دیتی ہیں۔ رائی کے دانے کے برابر عمل ہمالیہ پہاڑ جیسی خالی خولی باتوں سے زیادہ وزنی ہے۔

مولانا نے کتاب کی ترتیب کے بارے میں پیش لفظ میں لکھا ہے۔ ''راقم نے باب الاسلام کی تحریکی و جماعتی اِن شخصیات کو پیش نظر رکھتے ہوئے ان کا دائرہ سندھ تک محدود رکھا ہے۔۔۔ ناموں کی ترتیب کس طرح رکھی جائے؟ کیا ابجد سے ترتیب رکھی جائے یا سنہ وفات کو ملحوظ رکھا جائے؟'' مولانا نے یہ نہیں لکھا کہ انہوں نے اس کتاب میں کون سی ترتیب اختیار کی ہے۔ تمام شخصیات کو موجودہ اضلاع کی بنیاد پر تاریخ وفات کی بنیاد پر ترتیب دیا جاسکتا ہے۔ اس وقت ضلع لاڑکانہ، ضلع دادو اور ضلع ٹھٹھہ کے تعارف کے بعد باب سوم میں مولانا شفیع محمد نظامانی مرحوم سے لے کر محترم نواب محبّ علی خان مرحوم کو یکجا کر دیا گیا ہے اور سب کو ایک باب میں بیان کرنے کی کوئی وجہ بیان نہیں ہوئی ہے۔

سندھی زبان میں جماعت اسلامی کے نوجوان اہل قلم کو ان شخصیات کے ترجمہ کر کے ونجھار اور مختلف اخبارات و رسائل میں چھپوانا چاہیے اور مہران اکیڈمی کو اس کا سندھی ترجمہ شائع کرنے کے بارے میں پیش قدمی کرنی چاہیے۔

اس کتاب کا مطالعہ ہر انسان ومسلمان کے لیے مفید ہے، خصوصاً جماعت اسلامی کے ذمہ داران اور کارکنان کو اس کا مطالعہ ضرور کرنا چاہیے۔ قیمت مناسب ہے، آئندہ اشاعت میں طباعت کے معیار اور تصحیح اغلاط پر توجہ دی جائے۔